اِنَّ الفضل بیدِ اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

تار کا پتہ: الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

THE DALY
ALFAZL QADIAN

جلد ۲۴	مورخہ ۱۴ رجب ۱۳۵۵ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۷۹

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کی تشویشناک علالت

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کو کئی دن سے اسہال کی تکلیف تھی جس کا باقاعدہ علاج ہو رہا تھا کہ آج ۲۹ ستمبر ۳۶ء کو صبح کے آٹھ بجے یکدم زبان پر فالج کا حملہ ہوا ۔ اور ساتھ ہی بخار اور بے ہوشی شروع ہو گئی ۔ جو ابھی تک جاری ہے ۔ اور حالات نہایت تشویشناک ہیں ۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سرگرمی سے علاج کر رہے ہیں ۔ تمام جماعت اور احمدی احباب کا فرض ہے ۔ کہ وہ پوری توجہ اور دردِ دل سے دعاؤں میں لگ جائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک اور پاک وجود کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان نبوت کے تمام افراد ابتداء علالت سے حضرت ام المومنین کے ارد گرد دعا اور تیمارداری میں پوری طرح منہمک ہیں ۔ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کو جلد سے جلد شفاء عاجل و آجل عطا فرمائے ۔ آمین ۔ ثم آمین ۔

اس وقت جو رات کے نو بجے ہیں ۔ ہوش اور زبان کی کیفیت میں دن کی نسبت تخفیف ہے ۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ستمبر ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی کھانسی میں تو کچھ تخفیف ہے ۔ لیکن گلے اور کان کے درد کی تکلیف ابھی ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

آج قریباً ۸ بجے صبح کے قریب حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ کی طبیعت سخت ناساز ہو گئی ۔ مفصل خبر دوسری جگہ ملاحظہ فرمائی جائے ۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ شملہ سے واپس آ گئے ہیں ۔

مہت پور ضلع ہوشیارپور میں شیعوں سے مناظرہ کے لئے ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب ۔ مولوی غلام احمد صاحب [illegible] ۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر ۔ اور مولوی دل محمد صاحب بھیجے گئے ۔

بھائی محمود احمد صاحب مالک میڈیکل ہال قادیان کو [illegible] درد کے دورہ کی تکلیف ہے ۔ احباب دعاء صحت فرمائیں ۔

مندرجہ ذیل جائدادیں فروخت ہوتی ہیں

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بحوالہ ریزولیوشن ۱۵۱۴ مورخہ ۲۱-۹ مندرجہ ذیل اراضیات اور مکانات کو جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت و مقبوضہ ہیں۔ ان کو فروخت کر دینے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ لہٰذا یہ فہرست احباب جماعت کی آگاہی کے لئے شائع کی جاتی ہے جو دوست اس میں سے کوئی جائداد خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اطلاع دیں۔ نیز جو دوست خود نہ خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ ان اراضیات و مکانات کے خریدار بنانے کی کوشش کریں اور جب کوئی صاحب مندرجہ فہرست میں سے کوئی مکان یا زمین لینے کیلئے تیار ہوں۔ تو اس کی اطلاع دفتر جائداد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ بہر صورت یہ کام مقامی دوستوں کی امداد اور تعاون سے جلد ہو سکتا ہے۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۱) اراضی زرعی کنال واقعہ موضع سوہدہ۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
(۲) اراضی زرعی کنال واقعہ موضع راہوں ضلع جالندھر
(۳) مکان موسومہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب مرحوم والا واقعہ محلہ دارالعلوم قادیان
(۴) اراضی زرعی کنال واقعہ موضع گلانوالی تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور
(۵) اراضی زرعی کنال واقعہ موضع حمزہ تحصیل وضلع امرتسر
(۶) اراضی زرعی نہری کنال واقعہ موضع ہلال پور ضلع شاہ پور سرگودہا
(۷) اراضی زرعی کنال واقعہ موضع چیمہ سندھواں ضلع گوجرانوالہ
(۸) اراضی زرعی کنال واقعہ موضع اجمیر تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور
(۹) اراضی زرعی کنال چاہی نہری واقعہ موضع کھوہ تحصیل جامپور۔ ضلع ڈیرہ غازی خان
(۱۰) اراضی کنال و ایک مکان نو در واقعہ موضع سروعہ ضلع ہوشیارپور
(۱۱) اراضی نہری کنال واقعہ چک ۲۴۶ تحصیل سمندری ضلع لائل پور
(۱۲) اراضی زرعی کنال واقعہ موضع ماسے پور ضلع سیالکوٹ
(۱۳) اراضی زرعی کنال واقعہ موضع تلونڈی عنایت خان ضلع سیالکوٹ
(۱۴) اراضی نہری کنال واقعہ موضع گکھو وال ضلع لائل پور
(۱۵) ایک مکان واقعہ اندرون قصبہ قادیان
(۱۶) اراضی زرعی ۴ کنال واقعہ موضع ہمبڑاں ضلع لدھیانہ
(۱۷) اراضی زرعی آمدہ از حساب وصیت مولوی عبد السلام صاحب مرحوم و مولوی عبد المنان صاحب) واقعہ موضع کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور
(۱۸) اراضی زرعی کنال واقعہ موضع ڈوالہ بانگر تحصیل وضلع گورداسپور
(۱۹) اراضی نہری کنال واقعہ موضع محمد آباد تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور
(۲۰) اراضی بارانی معہ کنال واقعہ موضع اورا ضلع سیالکوٹ
(۲۱) اراضی کنال واقعہ موضع پکا گڑھا ضلع سیالکوٹ
(۲۲) مکان کنال واقعہ موضع بھوگانہ ضلع ہوشیارپور
(۲۳) مکان پختہ واقعہ محلہ دارالفضل قادیان
(۲۴) اراضی زرعی کنال واقعہ موضع تہٹہ صوبہ سرحد
(۲۵) اراضی سکنی ۴ مرلہ واقعہ بستی بوجیان ستمولہ سنگھ پورہ
(۲۶) مکان پختہ واقعہ کمیریاں ضلع ہوشیارپور

ذیل کی جائدادیں صدر انجمن کی ملکیت نہیں بلکہ رہن یا قبضہ میں ہیں جو دوست لینا چاہیں گے۔ ان کے حق میں رہن در رہن کر دی جائیں گی۔۔۔۔۔

(۲۷) مکان موسومہ بابو زیر خان صاحب والا واقعہ محلہ مسجد فضل قادیان بالعوض مبلغ
(۲۸) مکان موسومہ مبارک علی والا واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان بالعوض مبلغ روپیہ
(۲۹) اراضی زرعی کنال واقعہ احمد آباد نوانپنڈ قادیان بالعوض مبلغ
(۳۰) اراضی زرعی چاہی و بارانی کنال واقعہ موضع دیول متصل اٹھوال ضلع گورداسپور } بالعوض مبلغ مالعہ
(۳۱) ایک حصہ مکان واقعہ محلہ دارالانوار بالعوض مبلغ
(۳۲) ایک پختہ مکان موسومہ ۔۔۔۔۔ واقعہ دارالعلوم قادیان جس کے ۳ اطراف میں بڑی بڑی سڑکیں ہیں۔ اور دو دکانیں بھی ہیں جو کرایہ پر چڑھی ہوئی ہیں۔ } بالعوض مبلغ
(۳۳) قطعہ اراضی سفید بحدود چہار دیواری ۵ مرلہ واقعہ محلہ دارالفضل قادیان بالعوض مبلغ ما معہ

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

شملہ ۲۸ستمبر۔ آج وائسریگل لاج میں مسلمانوں کے ایک وفد نے زیر قیادت سر محمد یعقوب وائسرائے سے ملاقات کی اور اعلان بالفور کی تنسیخ اور برطانی حکم داری کے اختتام کے مطالبات پیش کئے۔ ہز ایکسی لینسی نے مسلمانوں کے ایڈریس کے جواب میں جو تقریر کی۔ اس میں بیان کیا۔ کہ حکم داری کے زمانہ میں عرب خوشحال ہو گئے ہیں اور ان کی آبادی بڑھ گئی ہے۔ اعلان بالفور کے متعلق کہا۔ کہ اس اعلان میں نفاذ کی حدود اور مدت کی کوئی تعیین نہیں کی گئی تھی نہ اس میں یہودیوں کی قومیت وغیرہ کی کوئی تخصیص درج تھی۔ بہرحال جو قضیہ پیدا ہو گیا ہے وہ مذہب کی بجائے سیاسی اور نسلی حیثیت رکھتا ہے۔ مسئلہ کی حقیقت خواہ کچھ ہو صورت حالات مسلمہ طور پر ناتسلی بخش ہے اور ملک معظم کی حکومت اس کو دور کر دینا چاہتی ہے۔ آخر میں کہا۔ کہ حکومت ہند نے مسلمانوں کے جذبات و خیالات سے ملک معظم کی حکومت کو مطلع کر دیا ہے اور میں نے خود اس باب میں وزیر ہند سے گفتگو کی ہے۔ یہ اندیشہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ملک معظم کی حکومت کو مسلمانان ہند کے جذبات احساسات سے بے خبر رکھا جائے گا۔

برلن ۲۸ستمبر۔ آج وزیر مالیات نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی معیار طلائی کو ترک کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

لاہور ۲۸ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ نواب مظفر خان ریونیو ممبر حکومت پنجاب ۲۰ اکتوبر سے چار ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ سر سکندر حیات خان صاحب کو قائم مقام ریونیو ممبر مقرر کیا جائے گا۔ سر سکندر حیات خان ۳۰ستمبر کو شملہ میل کے ذریعہ لاہور پہنچ جائیں گے۔

حیفا ۲۸ستمبر۔ آج صبح کسی نامعلوم حملہ آور نے مقامی عرب نیشنل کمیٹی کے ممتاز رکن الحاج خلیل طہٰ کو جب کہ وہ اسلامی آبادی میں سے گذر رہے تھے۔ گولی کا نشانہ بنا دیا۔

میڈرڈ ۲۸ستمبر۔ حکومت نے اطلاع شائع کی ہے کہ غیر ممالک سے مدد ملنے کے باعث باغیوں کا فضائی بیڑہ سرکاری بیڑہ سے طاقتور ہے۔ دشمن پایہ تخت تک پہنچنے کی سخت کوشش کر رہا ہے۔ اہل ہسپانیہ کا فرض ہے کہ وہ جس طرح ممکن ہو سکے۔ میڈرڈ کو فسطائیوں کے چنگل سے بچائیں۔

لاہور ۲۸ستمبر۔ حکومت پنجاب نے اردو رسالہ "پنجابی بنی" کو ضبط شدہ قرار دیا ہے اس کے اقتباسات و تراجم وغیرہ بھی ضبط شدہ تصور ہونگے۔

شملہ ۲۸ستمبر۔ آج دقفۂ استفسار میں سر فرینک نائس نے مسٹر اینے کو ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ حکومت اس امر کی توقع رکھتی ہے کہ ہندوستان میں تعلیم یافتہ بیکاروں کے اعداد و شمار فراہم کئے جائیں گے۔

لنڈن ۲۸ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہزادہ فیصل السعود مکہ سے بیت المقدس کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اور بغداد سے نوری پاشا السعید وزیر خارجہ عراق شرق اردن سے امیر عبداللہ کے ساتھ بذریعہ طیارہ بیت المقدس جا رہے ہیں۔ تاکہ معاملات فلسطین میں مداخلت کر کے عربوں اور برطانی حکام میں مصالحت کرا دی جائے۔ مفتی اعظم فلسطین نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اس وقت تک مصالحت کی کوئی گفتگو نہیں ہو سکتی جب تک حکام اس بات کا اعلان نہ کر دیں۔ کہ فلسطین میں یہودیوں کی آمد و قطعی طور پر بند کر دی جائے گی۔

پیرس ۲۸ستمبر۔ ٹیونس میں عربوں کے انقلاب نے نازک صورت اختیار کر لی ہے ملک کے طول و عرض میں قتل و غارت کی گرم بازاری ہے۔ فرانسیسی سپاہیوں پر آزادانہ حملے کئے جا رہے ہیں۔ فرانسیسی طیاروں نے ایک قبائلی لشکر پر اڑھائی گھنٹے بمباری کی۔ جس کے جواب میں عربوں نے بھی طیاروں پر فائر کئے۔ فرانسیسی حکام نے اطالوی فسطائیوں کی ایک جماعت کو گرفتار کر کے ملک بدر کر دیا ہے۔ ان پر الزام لگایا گیا ہے کہ یہ لوگ ایسی سازشوں میں منہمک ہیں۔ جن کا مقصد حکومت کا تختہ الٹنا اور عربوں کی شورش کو تقویت دینا ہے۔

لنڈن ۲۸ستمبر۔ اخبار "لنڈن ڈسپیچ" لکھتا ہے۔ کہ ہسپانوی خانہ جنگی ایک عالمگیر جنگ کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہے فرانس اور روس کھلم کھلا ہسپانوی اشتراکیوں کی امداد کر رہے ہیں دوسری طرف اطالوی اور جرمنی طیاروں کے ذریعہ باغیوں کو اسلحہ پہنچ رہا ہے۔ جس کا جواب روس کی اشتراکی حکومت اور فرانس کی حکومت کی طرف سے بھی دیا جائے گا۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جرمنی فرانس روس اور اٹلی کے درمیان ایک خوفناک جنگ شروع ہو جائے گی۔

شملہ ۲۸ستمبر۔ کل آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ فلسطین میں حکومت برطانیہ کی تشدد آمیز پالیسی کے متعلق اظہار افسوس کیا گیا۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ فرقہ وار فیصلہ کے خلاف ہندوؤں کی ہنگامہ آرائی پر افسوس کیا گیا۔ اور واضح کیا گیا کہ مسلمان کبھی یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ کمیونل ایوارڈ کے بدل کے حصول کے بغیر جو محض باہمی مفاہمت سے ہی معرض وجود میں آ سکتا ہے۔ کمیونل ایوارڈ کو منسوخ کیا جائے۔

عدن (بذریعہ ڈاک) ایک اخباری نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ مغربی حبشہ کا موجودہ حکمران امیر ولد صادق ایک مسلمان ہے۔ جسے نجاشی نے نائب السلطنت کے منصب پر سرفراز کیا ہے۔ امیر ولد صادق شاہ حبش کا بے حد معتمد ہے۔ اور اس کا باپ صادق لشکر کا سپہ سالار تھا۔ جس نے چالیس برس پہلے اطالوی لشکر کے پرخچے اڑائے تھے۔

حیدرآباد (دکن) ۲۸ستمبر۔ سکاٹ لینڈ سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ مسٹر اے ایچ میکنزی پرو وائس چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی (جو ان دنوں رخصت پر وطن گئے ہوئے تھے۔) وفات پا گئے ہیں۔

لاہور ۲۸ستمبر۔ آج صبح مالیر کوٹلہ کے تارکین کے چھ ارکان پر مشتمل ایک وفد نے ایجنٹ گورنر جنرل ریاست ہائے پنجاب سے ملاقات کی۔ اور ترک وطن کے وجوہ بیان کرتے ہوئے ایک شاہی تحقیقاتی کمیشن کے تقرر کی درخواست کی۔ ایجنٹ صاحبان نے ان کی شکایات پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا اور انہیں مشورہ دیا۔ کہ وہ اپنے مطالبات تحریراً پیش کریں۔

شملہ ۲۸ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں سر فیروز سیٹھنا نے ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جس میں اس امر پر سخت اظہار ناپسندیدگی کیا گیا تھا۔ کہ صدر کانگرس پنڈت جواہر لال نہرو اور دوسرے لوگ اشتراکی اصول کی اشاعت کر رہے ہیں۔ سر فیروز نے اپنے ریزولیوشن کی حمایت میں ایک طویل تقریر کی۔ اس کے بعد تین اور ممبروں نے ریزولیوشن کی حمایت کی۔ بعض نے مخالفت بھی کی۔ لیکن ریزولیوشن بلا تقسیم آراء پاس ہو گیا۔

لنڈن ۲۸ستمبر۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" میں اطلاع شائع ہوئی تھی۔ کہ حکومت ترکیہ نے بروصہ سے تین اشتراکیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں مزید تفصیلات منظر عام پر آئی ہیں کہ جن تین آدمیوں کو اشتراکیت کا پراپیگنڈا کرنے کے الزام گرفتار کیا گیا ہے ان میں دو آرمنی اور ایک اطالوی ہے۔ محکمہ پولیس نے ایک کمیونک شائع کیا ہے۔ کہ ان لوگوں نے سنگین جرائم کا ارتکاب کیا ہے اور صدر جمہوریہ ترکی کے قتل کی سازش کی۔ محکمہ مذکور نے آرمنی اور اطالوی ہوٹلوں پر چھاپہ مار کر اس سازش کے الزام میں بارہ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔

پیرس ۲۸ستمبر۔ ایوان فرانس کی فنانس کمیٹی کے دو اجلاسوں میں فرانک کی قیمت کم کئے جانے کا مسئلہ پیش ہوا۔ سوشلسٹ اور ریڈیکل ممبروں نے اس کے حق میں ووٹ دئے۔ کمیونسٹ غیر جانبدار رہے۔ حکومت کو ۸ ووٹ زیادہ ملے۔

ماسکو ۲۸ستمبر۔ روس کے کمشنر دفاع نے ایک دعوت میں جو افغانستان کے وزیر حربیہ سردار شاہ محمود خان کے اعزاز میں دی گئی اور جس میں افغانستان کے چیف آف دی جنرل سٹاف سردار عمر محمود اور سردار عبدالصمد خان وزیر متعینہ اطالیہ بھی مدعو تھے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سوویٹ اور افغانستان کے درمیان کافی دوستانہ تعلقات پیدا ہو گئے ہیں۔

امرتسر ۲۸ستمبر۔ گیہوں ۳ روپے ۷ پائی نخود حاضر ۲ روپیہ ۳ آنے کپاس ۵ روپے ۸ آنے میتھی سونا حاضر ۳۵ روپے اور چاندی حاضر ۵۰ روپے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

دسہرہ کی تعطیلات کے لئے رعائتیں

آئندہ دسہرہ تعطیلات کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ۱۳ اکتوبر سے ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک واپسی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے جو ۲ نومبر ۱۹۳۶ء تک کارآمد ہونگے۔ اور مندرجہ ذیل شرح سے دستیاب ہو سکینگے بشرطیکہ سفر ایک سو میل سے زائد فاصلہ کے لئے ہو یا ایک سو ایک میل کا رعائتی کرایہ ادا کر دیا جائے ؛

درجہ اول و دوم — ۱ ۱/۳ کرایہ

درمیانہ و تیسرا درجہ — ۱ ۱/۲ کرایہ

چیف کمرشل منیجر لاہور

ایک وصیت کی تصحیح

۲۲ ستمبر ۱۹۳۶ء کے الفضل کی اشاعت میں مولوی معین الدین صاحب موصی نمبر ۴۰۰۸ ساکن حال گنج مزان کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ جس میں دو دوکانات مع بالاخانہ کی جگہ دو مکانات مع بالاخانہ تحریر کیا گیا ہے۔ لہذا احباب مکانات کی جگہ دو کانات سمجھیں اور اسی تصحیح کر لیں ؛ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

صنعت چرمی میں داخلہ کی تاریخ انتخاب

عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صنعت چرمی میں داخلہ کی تاریخ انتخاب ۱۰ اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔ جملہ درخواست کنندگان اس دن دفتر تحریک جدید میں صبح ساڑھے آٹھ بجے پہونچ جائیں ؛

سکرٹری صیغہ تجارت تحریک جدید قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ؛ اس غم سے ہر بشر کو الہیٰ فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ؛ دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ اس کو عوام اٹھرا اور اطباء اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپ کی یہ گولیاں ان کے لئے بہت ہی مقبول مجرب اور مشہور ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ توانا۔ تندرست۔ اور اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکشت منگانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا ؛

پتہ :- عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اُردو شارٹ ہینڈ صرف دس آسان سبق پر اسپکٹس و نمونہ سبق مفت ؛

اُردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

ملیریائی بخاروں میں کڑوی کونین مت استعمال کریں
اس کا نعم البدل "اکسیر دافع ملیریا" ہے جو کڑوی نہیں

یہ ایک بوٹی کا ست ہے۔ جو کئی سال کی محنت و کوشش سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ کڑوی نہیں۔ کھانے میں آسان اور قیمت میں کونین سے بہت سستی۔ گویا نصف و نصفی کا فرق ہے۔ ایک روپیہ کی ایک تولہ جس کی ۹۶ خوراکیں ہونگی ؛ حکیم مولوی نظام الدین ممتاز الاطباء قادیان ضلع گورداسپور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے موٹر کار پر حملہ کیخلاف اظہارِ غم و غصہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے موٹر پر ازراہِ شرارت کسی کے کچھ پھینکنے کی وجہ سے جماعت احمدیہ میں جس قدر جوش اور اضطراب پیدا ہوا۔ اس کا پتہ ان قرار دادوں سے لگ سکتا ہے۔ جو بعض احمدی جماعتوں کی طرف سے درج اخبار ہو چکی ہیں۔ اور جن کی ایک کافی تعداد ہمارے پاس ایسی باقی ہے۔ جسے ہم عدم گنجائش کے باعث شائع نہیں کر سکے۔ ذیل میں صرف ان جماعتوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جن کی طرف سے قرار دادیں پہونچ چکی ہیں۔

(۱) جماعت احمدیہ راولپنڈی (۲) جماعت احمدیہ پونچھ (۳) جماعت احمدیہ کانپور (۴) انجمن احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ (۵) انجمن احمدیہ چنیوٹ۔ (۶) انجمن احمدیہ ہوشیار پور (۷) انجمن احمدیہ صدر شاہ پور (۸) نیشنل لیگ امرتسر (۹) نیشنل لیگ محمود آباد سندھ (۱۰) انجمن احمدیہ ڈیرہ اسمعیل خاں (۱۱) انجمن احمدیہ شکر اللہ چک (۱۲) انجمن احمدیہ فتح پور (۱۳) جماعت احمدیہ امرتسر۔ (۱۴) سیالکوٹ

پنجاب اسمبلی کے انتخاب کے متعلق اعلان

پنجاب اسمبلی کا الیکشن نزدیک آتا جا رہا ہے۔ سیکرٹری صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر امیدوار (مسلم ہو یا غیر مسلم) کے نام سے جو ان کے علاقے سے کھڑا ہو رہا ہو۔ مرکز کو اطلاع دیں۔ حلقے کا نام بھی دیا جائے۔

(ناظم انتخابات اسمبلی۔ قادیان)

پسرور ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

انجمن احمدیہ پسرور کا تبلیغی جلسہ ۱۷-۱۸ اکتوبر ۳۶ء کو بروز ہفتہ و اتوار ہونا قرار پایا ہے۔ انشاء اللہ۔ قادیان سے مولوی ابو العطاء صاحب۔ مولوی دل محمد صاحب گیانی واحد حسین صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب شریک جلسہ ہونگے۔ ضلع سیالکوٹ کے دوستوں سے امید ہے۔ کہ وہ پوری کوشش اور توجہ سے اس جلسہ میں شریک ہونگے

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اعلان

امسال مجلس مشاورت کا دوسرا اجلاس اکتوبر کے آخر میں یعنی ۲۳-۲۴-۲۵ کو ہونے والا ہے۔ چونکہ اس وقت سردیوں کا آغاز ہوگا۔ دوست مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے آتے وقت اپنے ان غریب بھائیوں کا جو قادیان میں رہتے ہیں خیال رکھیں۔ اور موسم سرما کے لئے جو کچھ پرانے یا نئے پارچات ان کے لئے لا سکیں۔ اپنے ہمراہ لیتے آئیں۔ تا اپنے غریب بھائیوں کی امداد کر کے انکی دعا لیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

---

۴۴ احباب دعائے مغفرت کریں خاکسار احمد بخش لاہور۔ (۹) مولوی صدر الدین صاحب مدرس ٹریننگ سکول پشاور کا ایک نوجوان لڑکا متعلم ایف۔ اے تین چار ماہ ہوئے فوت ہو گیا۔ اور ایک لڑکا ماہ اگست میں ڈوب کر فوت ہو گیا۔ ان حادثات کی وجہ سے مولوی صاحب کو اس بڑھاپا میں از حد صدمہ ہوا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے۔ اور بچوں کی مغفرت کرے۔ (خاکسار خلیل الرحمن مولوی فاضل مشاہدہ)

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ سے اخراج

ایک اخلاقی جرم کی بناء پر مولوی احمد علی صاحب مبلغ قصور و چونیاں کو اور ان کی بیوی کو جس نے اس کی اعانت کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم سے جماعت سے خارج کیا جاتا ہے

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد مولوی عبد الحق صاحب فاضل عمیم مولوی غلام رسول صاحب و برادرم مولوی غلام مصطفےٰ صاحب کے خلاف بعض ہندو اور مسلمانوں نے بعض افسران پولیس کی شہ پر مقدمات دائر کر دیئے ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو با عزت بری کرے۔ اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے خاکسار غلام احمد مجاہد۔ قادیان۔ (۲) خاکسار عرصہ اڑھائی سال سے بعارضہ اختلاج قلب بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ میری صحت یابی کے لئے دعا کریں خاکسار عبد الرحمن پسر بابو عزیز الدین صاحب قادیان (۳) میں عرصہ سے بیمار ہوں۔ احباب سے دعائے صحت کے لئے عاجزانہ التماس ہے۔ خاکسار عبد الحکیم پوسٹل کلرک کراچی (۴) یکم اکتوبر تا چار اکتوبر مہت پور ضلع ہوشیار پور میں جماعت احمدیہ اور شیعہ صاحبان کے درمیان چار مضامین پر تحریری اور تقریری مناظرہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔ میری التجا ہے۔ کہ تمام احمدی بھائی درد دل سے ان مناظرات میں احمدیت کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں خاکسار اللہ دتا جالندھری (۵) خاکسار پر مخالفوں نے ایک مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔ اور دوسرا دائر کرنے کا ارادہ ہے احباب دعا فرمائیں۔ کہ ان مقدمات میں خدا تعالےٰ مجھے کامیاب کرے۔ خاکسار حکیم محمد یونس اڈ دینگو رلہ (۶) گوکھووال چک ۲۷۶ رکھ برانچ میں جماعت احمدیہ کے ساتھ غیر احمدیوں کا مناظرہ قرار پایا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس علاقہ کے لوگوں پر نیک اثر ڈالے۔ خاکسار سید عنایت بخاری غوث پوری ضلع لائلپور

دعائے مغفرت

۱۔ میرے چچا صاحب جو نہایت مخلص احمدی تھے۔ ۲۴/۲۷ اگست کو وفات پا گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار کرم الہی عباس منڈی بہاؤ الدین ضلع شیخوپورہ (۲) میری والدہ صاحبہ قریبًا ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد ۲۲ ستمبر فوت ہو گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد طفیل چک ۹ وشمالی ضلع سرگودھا۔ (۳) میری بیوی ایک عرصہ بیمار رہ کر بعمر ۲۸ سال ۲۱ اگست کو فوت ہو گئی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار کرم الہی تیجا کلاں ضلع گورداسپور (۴) میری دادی اماں صاحبہ ۲۳ اگست کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ مخلص احمدی تھیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار بشارت احمد امروہوی۔ قادیان (۵) ۱۸ اگست میرا لڑکا محمد فضل الرحمن جس نے امسال میٹرک کا امتحان اعلےٰ نمبروں پر پاس کیا تھا۔ بعمر ۱۸ سال فوت ہو گیا تمام احمدی بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ہم لوگوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ مرحوم نماز روزہ کا سخت پابند تھا۔ اور تبلیغ کا بہت شوق رکھتا تھا۔ خاکسار گلزار محمد۔ آگرہ (۶) خاکسار کی اہلیہ نور بخت صاحبہ سانپ کے ڈسنے سے فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت مخلص احمدی تھیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ خاکسار فضل حسین کلر کہار ضلع جہلم (۷) میری بیوی بعارضہ استسقاء عرصہ چار ماہ بیمار رہ کر ۴ ستمبر کو فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد اکرم خود پور ضلع لاہور (۸) میری اہلیہ صاحبہ پورے تین ماہ کی مسلسل بیماری کے بعد ۹ ستمبر سات بچوں کو چھوڑ کر فوت ہو گئیں۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں ۴۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ - رجب ۱۳۵۵ھ

سرکاری عدالتوں کے طلب کرنے والے فارموں میں اصلاح کی ضرورت

جب کوئی قوم کسی دوسری قوم کو مغلوب کرتی ہے۔ اور اس کے ملک میں اپنی حکومت قائم کرنے کے درپے ہوتی ہے تو اس وقت اس سے جس قسم کے افعال سرزد ہوتے ہیں۔ انہیں عام حالات میں قطعاً مناسب اور موزوں نہیں سمجھا جا سکتا۔ اور خود فاتح قوم کے فوائد کے بھی یہ بات خلاف ہوتی ہے۔ کہ جب اس کی حکومت استحکام پکڑ چکی ہو۔ مفتوحین کے ساتھ اس کے دوستانہ تعلقات قائم ہو چکے ہوں دونوں کا نفع ونقصان مشترک ہو چکا ہو۔ اس وقت کوئی ایسی خلش باقی رہے جس کا فائدہ تو کچھ نہ ہو۔ لیکن وہ دلوں میں کسک پیدا کرنے کا باعث ضرور ہو۔

انگریزوں نے جب ہندوستان پر قبضہ کیا۔ تو اسی کلیہ کے مطابق جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اہلِ ہند سے سلوک کیا۔ انہیں مرعوب کرنے اور اپنے مقابلہ میں ادنےٰ قرار دینے کے جو طریق چاہیے۔ استعمال کئے۔ لیکن اب جبکہ انگریزی حکومت یہ دعوےٰ کرتی ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں اہلِ ہند کے فوائد کی خاطر قائم ہے۔ اور ہندوستان کے مفادات کی حفاظت اور ان کی ترقی اس کے مدنظر ہے۔ نیز وہ اہلِ ہند کو اپنی خیر خواہی کا یقین دلانا چاہتی ہے۔ اور ملکی معاملات میں ان سے تعاون چاہتی ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ وہ کسی ایسی خلش کو باقی نہ رہنے دے۔ جو کسی ابتدائی زمانہ کی تخلیق ہے۔

حکومت کو یہ اعتراف ہے۔ کہ اہلِ ہند میں بیداری، عزتِ نفس کا احساس۔ اور اپنے حقوق کی حفاظت کا جذبہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ باتیں جن کی طرف پہلے کسی کا خیال تک نہیں جاتا تھا۔ یا جنہیں اپنی بے کسی اور بے بسی کی وجہ سے بلا چون و چرا برداشت کر لیا جاتا تھا۔ ان کے خلاف پُر زور آواز اٹھائی جاتی ہے۔ سخت ناراضی اور غم و غصہ کا اظہار کیا جاتا ہے اور ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ حکومت کو بھی آخر اس آواز کے آگے جھکنا پڑا۔ لاہور میں لارڈ لارنس کا وہ سٹیچو جس کے ایک ہاتھ میں قلم اور دوسرے میں تلوار دے کر اہلِ پنجاب سے یہ پوچھا جاتا تھا کہ:- Will you be Governed by pen or Sword. - یعنی تم قلم کی حکومت چاہتے ہو۔ یا تلوار کی۔ اس کے خلاف جب شورش پیدا ہوئی۔ تو کچھ عرصہ تک حکومت نے بذریعہ طاقت اسے فرو کرنے کی کوشش کی۔ لیکن آخر کار اسے مندرجہ بالا فقرہ کی غیر موزونیت کا اعتراف کر کے اس کی بجائے یہ لکھنا ہی پڑا۔ کہ:-

I served you with Pen and Sword.

یعنی میں نے آپ کی خدمت قلم اور تلوار سے کی۔

حکومت نے اس موقعہ پر دانشمندی سے کام لیا۔ لیکن اگر وہ اسی وقت اس قسم کی اصلاح کر دیتی۔ جب قابلِ اعتراض فقرہ کے خلاف آواز اٹھائی گئی تھی۔ تو اور بھی زیادہ دانشمند اور رعایا کے جذبات کا احترام کرنے والی ثابت ہوتی۔ اور یہ نہ کہا جاتا۔ کہ شورش کے بغیر حکومت میں کسی معقول سے معقول بات کی بھی شنوائی نہیں ہوتی۔ اور حکام اس وقت تک متوجہ ہی نہیں ہوتے۔ جب تک انہیں کسی نہ کسی رنگ میں مجبور نہ کر دیا جائے۔

آج ہم ایک اور اہم معاملہ کی طرف حکومت کو توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اس کی اصلاح کر دینے میں حکومت کا نہ تو کوئی حرج ہے۔ اور نہ کچھ خرچ ہوتا ہے۔ لیکن اس کی موجودہ صورت ہر ہندوستانی کے لئے نہایت تکلیف دہ اور رنج افزا ہے وہ امر یہ ہے۔ کہ سرکاری عدالتوں کی طرف سے جو سمن وغیرہ جاری کئے جاتے ہیں۔ ان کا طرزِ خطاب نہایت کرخت اور بے حد ناموزوں ہے۔ تہذیب کا تقاضا تو یہ ہے کہ اگر کسی ملزم کو بھی طلب کیا جائے۔ تو مہذب الفاظ میں مخاطب کیا جائے۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ اگر کسی معزز سے معزز گواہ کو بھی بلانا ہو۔ تو اُسے بھی ایک ایسا چھپا چھپایا پرزہ بھیج دیا جاتا ہے۔ جس کی تحریر قطعاً اس قابل نہیں ہوتی۔ کہ کوئی شریف آدمی اسے پسند کر سکے۔ مثلاً فارم نمبر [illegible] فوجداری کا جو "سمن بنام گواہ" کے نام سے موسوم ہے۔ نمونہ یہ ہے:-

بعدالت . . . .

صاحب مجسٹریٹ درجہ . . . .

بنام مسمی . . . . . . ساکن . . . . . .

ہرگاہ ہمارے روبرو نالش ہوئی ہے کہ مسمی . . . . . . ساکن . . . . . .

. . . سے جرم . . . .

کا مرتکب ہوا ہے (یا اس کے ارتکاب کا اس پر شبہ کیا گیا ہے) اور ہم کو معلوم ہوا ہے۔ کہ تم مستغیث (یا ملزم) کی طرف سے شہادت متعلقہ امور اہم غالباً دے سکو گے۔ لہٰذا تمہارے نام سمن بھیجا جاتا ہے۔ کہ تاریخ . . . .

ماہ . . . . آئندہ دوپہر سے پہلے وقت دس بجے کے اس عدالت میں اس غرض سے حاضر ہو کر نالش مذکور کی بابت جو کچھ تم کو معلوم ہے۔ اس کی نسبت شہادت دو۔ اور بلا اجازت عدالت کے وہاں سے چلے نہ جاؤ۔ اور تم کو بذریعہ اس کے متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر تم بلا وجہ جائز تاریخ مذکور پر حاضر ہونے سے غفلت یا انکار کرو گے۔ تو تمہاری حاضری بالجبر کے لئے وارنٹ جاری کیا جائے گا۔

آج بتاریخ . . . . . ماہ . . . . . .

سنہ [illegible]ء ہمارے دستخط اور عدالت کی مُہر سے جاری کیا گیا۔

مہر

دستخط

صاحب مجسٹریٹ درجہ

جب کسی عدالت کو کسی ایسے شخص کے بُلانے کی ضرورت پیش آتی ہے جس کے متعلق وہ سمجھتی ہے۔ کہ فلاں مقدمہ میں انصاف تک پہنچنے کے لئے اس کی شہادت راہ نمائی کر سکے گی۔ تو اسے مندرجہ بالا الفاظ میں بلانے کی اطلاع بھیجی جاتی ہے۔ خواہ وہ اپنے حلقہ میں کتنا معزز اور کتنا قابلِ ادب و احترام ہو۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ کسی ملزم کو (خواہ وہ تحقیقات کے بعد بے قصور ثابت ہو جائے) طلب کرتے وقت عدالت کا وقار اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ اسے "تم" "تمہارے" یا "تم کو" کے الفاظ سے مخاطب کرے۔ تو یہ کہاں کی تہذیب ہے۔ کہ ایک ایسا شخص جسے عدالت اپنی سہولت کے لئے بلاتی ہے۔ اور جو اپنا حرج کر کے عدالت کو انصاف کرنے میں مدد دینے کے لئے آتا ہے۔ اسے اس لہجہ میں مخاطب کیا جائے جو مجرموں کے لئے موزوں ہو سکتا ہے اور اس کی عزت اور وقار کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا جائے۔

پس ضرورت ہے۔ کہ اس قسم کے عدالتی فارموں اور سرکاری احکام میں وہ زبان استعمال نہ کی جائے۔ جو آج سے بہت عرصہ قبل تجویز کی گئی تھی۔ اور جو بحالاتِ موجودہ ناقابلِ برداشت ہو چکی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسجدِ اقصیٰ کونسی ہے؟

(۲)

مسجد اقصیٰ کی تعیین کے متعلق "الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں یہ بتایا جاچکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تحریرات سے ظاہر ہے۔ کہ مسجد اقصیٰ مینار والی مسجد ہے۔ مسجد مبارک نہیں۔ اب مزید ثبوت کے لئے بعض اور دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ ۱۹۰۰ء اور ۱۹۰۱ء میں جامع مسجد کی توسیع وتکمیل کا سوال درپیش تھا اور چندہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے جماعت کے احباب کو تحریک ہوئی۔ مسجد مبارک کی توسیع کا اس وقت کوئی سوال نہ تھا۔ اس امر کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایک واقعہ ملاحظہ فرمایا جائے۔

المسجد الاقصیٰ کی توسیع

۲۰ مئی ۱۹۰۱ء کا ذکر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط آیا۔ کہ ہم ایک مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ اور تبرکاً آپ سے بھی چندہ چاہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں جو کچھ فرمایا۔ وہ یہ ہے۔ کہ "ہم تو دے سکتے ہیں۔ اور یہ کچھ بڑی بات نہیں۔ مگر جبکہ خود ہمارے ہاں بڑے بڑے اہم اور ضروری سلسلے خرچ کے موجود ہیں۔ جن کے مقابل میں اس قسم کے خرچوں میں شامل ہونا اسراف معلوم ہوتا ہے۔ تو ہم کس طرح سے شامل ہوں۔ **یہاں جو مسجد خدا بنارہا ہے۔ اور وہی مسجد اقصیٰ ہے۔ وہ سب سے مقدم ہے آپ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ اس کے واسطے روپیہ بھیجکر ثواب میں شامل ہوں۔** ہمارا دوست وہ ہے۔ جو ہماری بات کو مانے نہ وہ کہ جو اپنی بات کو مقدم رکھے۔" (الحکم ۱۹ جلد ۵ ۱۹۰۱ء)

ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صریحاً اس مسجد کو جو ۱۹۰۰ء و ۱۹۰۱ء میں بن رہی تھی۔ اور جس کی توسیع وتکمیل کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی مسجد اقصیٰ قرار دیا ہے۔ اور وہ جامع مسجد ہی ہے

اخبار بدر کے ٹائٹل پیج پر جامع مسجد کا نقشہ

پھر جامع مسجد کے مسجد اقصیٰ ہونے کا ایک اور ثبوت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ میں متواتر تین سال تک اخبار بدر کے ٹائٹل پیج پر جامع مسجد کا نقشہ شائع ہوتا رہا۔ اور اس پر یہ آیتِ قرآنی لکھی جاتی رہی۔ کہ **سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ**۔ اگر کسی دوست کے پاس اخبار بدر کے پرانے فائل موجود ہوں۔ تو وہ دیکھ سکتے ہیں کہ ۱۹۰۶ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں مسلسل اخبار بدر کا ٹائٹل پیج جامع مسجد کے نقشہ سے مزین ہوتا۔ اور اس مسجد پر **المسجد الاقصیٰ** لکھا ہوا ہوتا۔

اگر یہ ایک تاریخی غلطی تھی۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی کبھی اصلاح فرمائی۔ اور نہ سلسلہ کے کسی اور بزرگ نے اس طرف توجہ کی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اخبار بدر باقاعدہ ملاحظہ فرمایا کرتے تھے۔ اور یوں بھی جبکہ بدر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بازو سمجھا جاتا تھا اور آپ کے الہامات اور وحی کا حامل تھا۔ تو ناممکن تھا۔ اس میں ایسی غلطی ہوتی علی الاعلان ہوتی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی کوئی تردید نہ فرماتے حقیقت یہ ہے کہ اخبار بدر کے صفحہ اول پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مسلسل بڑی مسجد کا نقشہ بناکر اس پر **المسجد الاقصیٰ** کا متواتر لکھا جانا بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اور آپ کی زندگی میں آپ کے صحابہ بھی اسی جامع مسجد کو مسجد اقصیٰ سمجھا کرتے تھے۔

پھر اخبار بدر میں ایک دفعہ اعلان کیا گیا۔ کہ مسجد اقصیٰ وہی ہے جس کا نقشہ ہر بدر کے صفحہ اول پر ہوتا ہے۔ چنانچہ "اخبار قادیان" کے زیر عنوان ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء کے بدر میں لکھا ہے:۔

"حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف ہر روز شام کے وقت **حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے۔ جس مسجد کا نقشہ ہر بدر اخبار کے صفحہ اول پر دیا جاتا ہے**"

اب ہر شخص اخبار بدر کے پرانے فائل اٹھا کر دیکھ سکتا ہے۔ کہ اس کے صفحہ اول پر مسجد مبارک کا نقشہ ہے۔ یا جامع مسجد کا۔

اخبار "الحکم" کی شہادت

تیسرا امر جو جامع مسجد کو مسجد اقصیٰ ثابت کرتا ہے۔ اخبار "الحکم" (۳۰ر اپریل ۱۹۰۳ء) کی شہادت ہے جس کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے۔

"۲۸ر مئی ۱۹۰۰ء کو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایک اشتہار منارۃ المسیح کی تعمیر کے متعلق اپنی جماعت کی اطلاع کی خاطر شائع ہوا تھا۔ **اور قریباً تین سال بعد مسجد اقصیٰ (جو قادیان کے بازار میں واقع ہے۔ اور جس کو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد بزرگوار جناب میرزا غلام مرتضیٰ خانصاحب مرحوم رئیس قادیان نے تعمیر کرایا تھا) کے مشرقی گوشہ پر اس مینار کا بنوایا جانا تجویز ہوا اور کام شروع ہوگیا**"

اخبار الحکم کی یہ شہادت بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں شائع ہوئی۔ اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ جامع مسجد ہی مسجد اقصیٰ ہے۔

سلسلہ احمدیہ کا تعامل

چوتھا امر جو جامع مسجد کو مسجد اقصیٰ ثابت کرتا ہے۔ تعاملِ سلسلہ احمدیہ ہے۔ یعنی اشتہار چندہ منارۃ المسیح کی اشاعت کے بعد ۱۹۰۰ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک بیسیوں نہیں سینکڑوں دفعہ جامع مسجد کو مسجد اقصیٰ لکھا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی اس کی تردید نہیں فرمائی۔ اس تعامل کے ثبوت میں پہلے اخبار "الحکم" کے بعض حوالجات پیش کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"حضرت اقدس حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود دام اللہ فیوضہم نے ۲۷ر دسمبر ۱۹۰۱ء کو بعد نماز عصر مندرجہ ذیل تقریر **مسجد اقصیٰ** میں بیان فرمائی" (الحکم ۱۰ر مارچ ۱۹۰۲ء)

"جمعہ کے روز نو بجے کے قریب **مسجد اقصیٰ** میں عید کی نماز کے لئے احباب کا مجمع ہوگیا۔ اور قریباً پانچ سو سے زیادہ آدمی نماز میں شریک ہوئے۔" (الحکم ۲۴ر مارچ ۱۹۰۲ء)

"حضرت مولوی عبدالکریم صاحب" کے متعلق لکھا ہے:۔ "مولوی صاحب کا معمول ہے۔ کہ نماز جمعہ سے فارغ ہوکر دیر تک **مسجد اقصیٰ** میں بیٹھا کرتے ہیں۔ کیونکہ بیرونجات کے احباب آپ کے گرد جمع ہوجاتے اور ہفتہ کے حالات سنا کرتے ہیں۔ یا بعض مسائل دریافت کرتے ہیں۔" (الحکم ۱۷ر مارچ ۱۹۰۳ء)

"۲۵ر جنوری ۱۹۰۷ء کو عید الاضحیٰ ہوئی۔ اور **مسجد اقصیٰ** میں نماز ادا ہوئی۔" (الحکم ۳۱ر جنوری ۱۹۰۷ء)

"جس وقت یہ حجۃ اللہ **مسجد اقصیٰ** کے بڑے دروازہ میں جلوہ فرما ہوا۔ اور سرشار میلے اور نشۂ عرفانِ الٰہی سے سرشار آنکھوں سے (جو فطرتاً غضِ بصر کا سبق لے کر نہیں نہیں سبق دینے کے لئے ید قدرت سے بنی ہوئی ہیں) حاضرین کی طرف دیکھا۔ تو ایک عجیب عالم طاری ہوگیا۔ سبحان اللہ وصل علیٰ کی آواز ہر طرف سے کانوں میں آتی تھی" (الحکم ۱۰ر جنوری ۱۹۰۱ء)

"۲۲ر جنوری کو **مسجد اقصیٰ** میں نماز عید ادا کی گئی" (الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء)

"اس مرتبہ نمازِ عید **مسجد اقصیٰ** میں جیسا کہ ہم نے الحکم نمبر ۳ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ پڑھی گئی" (الحکم ۱۰ر فروری ۱۹۰۱ء)

"جلسہ کا باقی حصہ ۲۶ دسمبر کو ہونے والا تھا۔ لیکن ۲۶ دسمبر کو بعد دوپہر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر مسجد اقصےٰ میں ہونے والی تھی۔ اس لئے ممبران انجمن تشحیذ الاذہان نے ۲۶ تاریخ کو جلسہ ملتوی کر دیا" (الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

اخبار "بدر" کی شہادت

اسی طرح اخبار "بدر" میں بھی جامع مسجد کو ہی مسجد اقصےٰ کے نام سے موسوم کیا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"حضرت اقدس نے مسجد اقصےٰ میں تشریف لا کر اول دو نفل ادا کئے۔ اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ ادا کی گئی" (بدر ۲ جلد ۱)

"خطبہ عید الفطر ۹ دسمبر ۱۹۰۴ء جو کہ حضرت حکیم نورالدین صاحب نے مسجد اقصےٰ میں پڑھا"

"تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو کہ آپ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۰۴ء کو سالانہ جلسہ کی تقریب پر مسجد اقصےٰ میں فرمائی"

"جلسہ ظہر سے لے کر عصر کی نماز تک رہا اڑھائی ہزار کے قریب اصحاب مسجد اقصےٰ میں جمع تھے"

"۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعد از نماز جمعہ مسجد اقصےٰ میں ایک تقریر فرمائی"

(البدر یکم جنوری ۱۹۰۵ء)

"تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو کہ آپ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۰۴ء کو سالانہ جلسہ کی تقریب پر مسجد اقصےٰ میں فرمائی"

(بدر ۱۰ جنوری ۱۹۰۵ء)

"تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو کہ آپ نے بعد از نماز جمعہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء کو مسجد اقصےٰ میں فرمائی" "خطبہ جمعہ جو کہ حضرت حکیم نورالدین صاحب نے ۲۴ جون ۱۹۰۴ء کو مسجد اقصےٰ میں پڑھا" (بدر ۳۰ جنوری ۱۹۰۵ء)

"۱۰ فروری ۱۹۰۵ء جمعہ حضور علیہ السلام نے مسجد اقصےٰ میں ادا فرمایا"

(بدر ۱۸ فروری ۱۹۰۵ء)

"خطبہ عید الضحیٰ جو کہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء کو مولوی نورالدین صاحب نے مسجد اقصےٰ میں پڑھا" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۵ء)

"دارالامان میں سالیانہ جلسہ ختم ہوا بیرونی احباب اس مبارک موقعہ پر اس کثرت سے جمع تھے۔ کہ جمعۃ المبارک کے دن مسجد اقصےٰ کا تمام بیرونی صحن منار اور کنوئیں اور قبر کے ارد گرد دونوں طرف باہر نکلنے کی سیڑھیوں تک لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور پھر بھی جگہ کی تنگی محسوس ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود کی تین بڑی تقریریں ہوئیں"

(بدر ۵ جنوری ۱۹۰۶ء)

"حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بڑی جماعت کے ساتھ مسجد اقصےٰ میں تیاری نماز ظہر میں بیٹھے تھے۔ کہ جب یہ خبر آپ کو پہنچی۔ آپ نے اس مولود مسعود کے واسطے دعا کی۔ اور اس کا نام عبدالسلام رکھا" (بدر ۵ جنوری ۱۹۰۶ء)

"۱۹۰۵ء میں علاوہ ان تقریروں کے جو حضرت اقدس روزانہ اپنے خدام کو یا مخلصین کو بطور وعظ و نصیحت اور حجت پورا کرنے کے لئے فرمایا کرتے ہیں۔ آپ نے مجمعوں میں پانچ پبلک لیکچر دیئے۔ ایک لدھیانہ میں، ایک امرتسر میں۔ جو مفسدوں کے شور برپا کرنے کے سبب پورا نہ ہوا۔ اور تین قادیان میں جو دسمبر کے آخری ایام میں ہوئے۔ ایک مسجد اقصےٰ میں اور دو مہمان خانہ جدید میں"

"درس قرآن شریف حضرت مولوی نورالدین صاحب روزانہ (سوائے جمعہ کے) مسجد اقصےٰ میں دیتے رہے ہیں"

(بدر ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء)

"حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے" (بدر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء)

"حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت اپنے کام میں مصروف ہیں۔ جمعہ گزشتہ میں آپ نے مسجد اقصےٰ میں وعظ فرمایا"

(بدر ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

"اس دن پہر ہر دو نمازیں مسجد اقصےٰ میں جمع ہوئیں۔ جن کے بعد حضرت اقدس نے دوسری تقریر کی"

(بدر ۹ جنوری ۱۹۰۸ء)

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری تقریر جو کہ آپ نے دسمبر ۱۹۰۷ء کے سالانہ جلسہ پر ۲۸ دسمبر ۱۹۰۷ء یوم شنبہ بعد جمع نماز ظہر و عصر مسجد اقصےٰ میں کی"

(بدر ۱۶ جنوری ۱۹۰۸ء)

"ظہر و عصر ہر دو نمازیں مسجد اقصےٰ میں قریب دو بجے کے جمع کر کے پڑھی گئیں۔ اور بعد نماز کے حضرت اقدس نے مسجد کے درمیانہ در میں کھڑے ہو کر تقریر فرمائی"

(البدر ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

"صبح نو بجے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کا عام اجلاس مسجد اقصےٰ میں ہوا"

(البدر ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

"تقریر حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کہ آپ نے بدھ کے دن ۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء قریب تین بجے کے مسجد اقصےٰ میں کی" (")

"جلسہ سالانہ پر حضرت مسیح کی دوسری تقریر جو کہ آپ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء مسجد اقصےٰ میں کی" (بدر ۷ جنوری ۱۹۰۷ء)

"حضرت مولوی نورالدین صاحب بخیر و عافیت ہیں۔ اور درس قرآن شریف حسب معمول بعد از نماز عصر روزانہ مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے" (بدر ۳۰ مئی ۱۹۰۷ء)

"ابو سعید عرب صاحب چاہتے ہیں کہ ان کے دوستوں کی اطلاع کے واسطے یہ امر لکھا جائے۔ کہ انہوں نے دارالامان میں دائمی سکونت کی خاطر ایک مکان پنڈت سری ناتھ صاحب سے خرید کر لیا ہے۔ یہ وہ مکان ہے۔ جو مسجد اقصےٰ کے جنوبی طرف واقع ہے۔ اور اس میں پہلے مطبع و دفتر اخبار "البدر" تھا۔"

(بدر ۳۰ مئی ۱۹۰۷ء)

"عید حسب معمول مسجد اقصےٰ میں پڑھی گئی۔ اور جمعہ بھی صرف اسی جگہ ہوا۔ ہر دو خطبے حضرت ابی المکرم مولوی حکیم نورالدین صاحب نے پڑھے"

(بدر ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء)

"حضرت مولوی نورالدین صاحب حسب معمول مسجد اقصےٰ میں روزانہ درس قرآن دیتے ہیں۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت ہیں۔ گزشتہ جمعہ میں آپ نے مسجد مبارک میں خطبہ پڑھا۔ اور نماز جمعہ پڑھائی" (بدر ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء)

"گزشتہ جمعہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب نے مسجد اقصےٰ میں خطبہ پڑھا ، × × × حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے مسجد مبارک میں جمعہ کا خطبہ پڑھا" (بدر ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں جامع مسجد کو ہی مسجد اقصےٰ سمجھا جاتا رہا ہے اور اس پر نہ تو کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعتراض کیا۔ اور نہ کسی اور بزرگ نے۔ جس سے یہ امر ایک ثابت شدہ حقیقت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ کہ جامع مسجد ہی مسجد اقصےٰ ہے ؎

حضرت امیر المومنین کے ارشادات

آخر میں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مسئلہ کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تائیدی شہادت بھی پیش کر دی جائے ؎

حضور نے ۵ فروری ۱۹۳۱ء کو رمضان المبارک کے آخری جمعہ میں جب قضائے عمری کے غلط عقیدہ کے ماتحت غیر معمولی تعداد میں لوگوں کو بڑی مسجد میں جمع دیکھا۔ تو خطبہ جمعہ پڑھاتے ہوئے فرمایا:- "ان لوگوں کو جو آج نماز میں شامل ہونے کے لئے جمع ہوئے ہیں میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر کوئی ان میں سے قضائے عمری کی نیت سے شامل ہوا ہے۔ تو یہ ایک حقیر اور ذلیل چیز ہے۔ جو اس کے پیش نظر ہے اور وہ بجائے نیکی کے بدی کا مرتکب ہوتا۔ اور گنہگار ٹھہرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی اس خیال سے آیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رات کو لیلۃ القدر قرار دیا ہے۔ اور یہ مقام آپ کی نزول گاہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے انوار یہاں نازل ہوتے ہیں اس مسجد کا نام خدا تعالیٰ نے مسجد اقصےٰ رکھا ہے۔ اور اس کے متعلق فرمایا ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ یعنی جو کام یہاں کیا جائے گا۔ وہ بابرکت ہوگا۔ تو اس مسجد کی نماز اس کے لئے زیادہ ثواب کا موجب ہوگی" (الفضل نمبر ۹۰ جلد ۱۹)

پھر مسجد اقصےٰ کی توسیع کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

"یہ غلط اصول ہے۔ کہ ہم مقامی کاموں میں بیرونی جماعتوں کی امداد کے خواہشمند ہوں۔ یہ کم ہمتی ہے۔ جسے جس قدر جلد ہو سکے دور کرنا چاہئے۔ اگر محلہ دارالفضل کے لوگ ڈیڑھ دو ہزار روپیہ خرچ کر کے اپنے لئے مسجد تیار کر سکتے ہیں۔ اگر دارالرحمت کے لوگ اتنے ہی خرچ سے اپنے محلہ میں مسجد بنوا سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ قادیان کی ساری جماعت مل کر پانچ چھ ہزار روپیہ مرکزی مسجد کے لئے خرچ نہ کر سکے۔ میں جانتا ہوں کہ بعض بیرونی مخلصین اس بات کو ناپسند کریں گے۔ کہ اس مسجد کی توسیع میں جسے اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ قرار دیا۔ اور جو اس کے انوار کی جلوہ گاہ ہے۔ اور جو درحقیقت ایک مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ حصہ لینے سے انہیں محروم کر دیا جائے لیکن اس کی یہی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ اگر کوئی حصہ لینا چاہے۔ تو لے۔ ہم کسی کو حکم نہیں دینگے۔ کہ وہ ضرور اس میں حصہ لے۔" (الفضل نمبر ۹ جلد ۱۹)

اسی طرح جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے زائرین ارض حرم کو شعائر اللہ کی زیارت کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ "شعائر اللہ میں مسجد مبارک۔ مسجد اقصیٰ۔ منارۃ المسیح شامل ہیں۔ ان مقامات میں سیر کے طور پر نہیں بلکہ ان کو شعائر اللہ سمجھ کر جانا چاہئے۔ تاکہ خدا تعالیٰ ان کے برکات سے مستفیض کرے۔ منارۃ المسیح کے پاس جب جاؤ۔ تو یہ نہ سمجھو۔ کہ یہ منارہ ہے۔ بلکہ یہ سمجھو۔ کہ یہ وہ جگہ ہے۔ جہاں مسیح موعود اترا۔ اسی طرح مسجد اقصیٰ میں جب جاؤ۔ تو یہ نہ سمجھو کہ وہ اینٹوں اور چونے کی ایک عمارت ہے۔ بلکہ یہ سمجھو کہ یہ وہ مقام ہے جہاں سے دنیا میں خدا کا نور پھیلا۔ پھر جب مسجد مبارک میں جاؤ۔ تو یہ سمجھو۔ کہ یہ وہ مقدس جگہ ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمازیں پڑھا کرتے تھے۔" (الفضل نمبر ۸۱ جلد ۲۰)

مسجد اقصیٰ کی حفاظت کیلئے صدیوں کی انسانی نسلیں بھی قربان کی جا سکتی ہیں

پھر احرار کے ارادوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک خطبہ جمعہ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"ہم سمجھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت ہماری نگاہ میں کیا شان رکھتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ جماعت کا وقار کتنا قیمتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ احمدیت کیا اعزاز رکھتی ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ مقامات مقدسہ کی کیا شان ہے۔ اور ان کی حفاظت کے لئے انسان کو کس حد تک قربانیاں کرنی چاہئیں۔ مگر گورنمنٹ ان امور کو نہیں سمجھتی وہ اس مسجد اقصیٰ کو جس میں میں اس وقت خطبہ پڑھ رہا ہوں۔ ایک ویسی ہی اینٹوں اور گارے کی بنی ہوئی مسجد سمجھتی ہے۔ جیسی دنیا میں اور ہزاروں مسجدیں ہیں مگر ایک احمدی کے نزدیک یہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے مقامات مقدسہ میں سے ہے۔ اور اس کی حفاظت کے لئے صدیوں کی انسانی نسلیں بھی قربان کی جا سکتی ہیں۔ پس نہ گورنمنٹ ہمارے ایک نقطہ نگاہ کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور نہ وہ ہمارے جذبات کو پورے طور پر سمجھنے پر قادر ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر جھوٹے طور پر کوئی شخص یہ خبر مشہور کر دے۔ کہ سینٹ پیٹرس کا گرجا گرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تو پھر اسے معلوم ہو۔ کہ کس طرح اس کے جذبات میں تموج پیدا ہو جاتا ہے اور دنیا دیکھ لے کہ کس طرح حکومت برطانیہ اپنی ساری فوجوں کے ساتھ اس سینٹ پیٹرس کے گرجا کی حفاظت اور اسے گرانے کی کوشش کرنے والوں کو سزا دیتی ہے۔ حالانکہ سینٹ پیٹرس کے گرجا کی جو عزت گورنمنٹ کی نگاہ میں ہے۔ وہ ہماری اس مسجد کی اس عظمت کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ جو جماعت احمدیہ کے دلوں میں ہے۔" (الفضل نمبر ۲۱ جلد ۲۳)

پس حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شہادت بھی جامع مسجد کو مسجد اقصیٰ ثابت کرتی ہے۔

مسجد اقصیٰ کی توسیع کہاں تک ہوگی

آخر میں مسجد اقصیٰ کی توسیع کے متعلق بھی ایک امر کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ مسجد اقصیٰ کی توسیع کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کوئی وقت آئیگا۔ کہ ہمارے گھر سے چل کر مسجد میں داخل ہو جایا کرینگے اور راستہ میں سڑک پر نہیں چلنا پڑے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانات کے پاس پہونچکر ضرور اس کی وسعت رکنی پڑے گی۔ ورنہ وہ پیشگوئی پوری نہ ہو سکے گی۔ یا پھر شاید وہ وقت بھی آ جائے۔ کہ پاس کے سب مکانات اور دکانیں احمدیوں کے ہاتھ میں آ جائیں اور اس صورت میں ہم گلیوں کو بھی ان کی موجودہ جگہ سے ہٹا سکیں۔ اور مسجد شمال کی طرف بھی بڑھائی جا سکے۔" (الفضل نمبر ۹۷ جلد ۱۹)

گویا مسجد اقصیٰ کی توسیع خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی وقت اس حد تک ہو جائیگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر سے چل کر آپ کے اہل بیت مسجد میں داخل ہو جایا کرینگے۔ سڑک پر انہیں نہیں چلنا پڑے گا۔ پھر اسی جامع مسجد کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ رؤیا بھی بیان فرما چکے ہیں۔ کہ:۔

"ایک دفعہ رؤیا میں میں نے اسی مسجد کو جس میں میں اس وقت خطبہ پڑھ رہا ہوں۔ (مسجد اقصیٰ) دیکھا۔ کہ میں یہاں منبر پر کھڑا ہوں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وائسرائے آئے ہیں۔ کیونکہ ہمارے بادشاہ یہاں آنے والے ہیں۔ اور وہ ان کی آمد سے پہلے انتظام دیکھنا چاہتے ہیں۔ چونکہ پروگرام یہ ہے۔ کہ بادشاہ یہاں کے مقدس مقامات دیکھیں گے۔ اور مسجد کو بھی دیکھیں گے اس لئے وائسرائے دیکھ رہے ہیں۔ کہ آیا تمام انتظام مکمل ہے یا نہیں۔ اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ مسجد اتنی وسیع ہے۔ کہ اس کا آخری کنارہ مشکل سے نظر آتا ہے۔ اور سینکڑوں فوجی سپاہی پہرے کے طور پر کھڑے ہیں مگر وہ اتنی دور ہیں۔ کہ ان کی شکلیں پہچانی نہیں جاتیں۔ پھر میں نے دیکھا۔ کہ وائسرائے مسجد میں داخل ہوئے ہیں۔ اور وہ تمام انتظام کو دیکھکر کہتے ہیں۔ کہ ٹھیک ہے۔ پھر دوسرے مقدس مقامات دیکھنے کیلئے چلے گئے ہیں۔ تو یہ چیزیں آخر ہو کر رہینگی اور کسی کے مٹانے یا نہ مٹانے کا سوال ہی نہیں۔ جس چیز کا خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے۔ وہ آخر ہو کر رہے گی۔" (الفضل نمبر ۲۱۵ جلد ۲۳)

یہ باتیں جو خدا تعالیٰ کی بتلائی ہوئی ہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی وقت ضرور پوری ہونگی۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی نہیں ٹلتیں۔

وصایا کے متعلق ضروری اعلان

چونکہ موصی صاحبان وصیت لکھکر بھیج دیتے تھے۔ اور چندہ شرط اول اور اعلان وصیت کی رقوم ارسال نہیں کرتے تھے۔ اور وصیتیں مدت تک بغیر منظوری کے پڑی رہتی تھیں۔ اس لئے صدر انجمن احمدیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کوئی وصیت بغیر چندہ شرط اول کی وصولی کے دفتر میں نہ لی جائے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ جو شخص وصیت فارم پر کر کے ارسال کرے۔ وہ ساتھ ہی چندہ شرط اول حسب حیثیت ارسال کر دے۔ اور چونکہ اعلان وصیت کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضروری قرار دیا ہے۔ اس لئے اعلان وصیت کی رقم بھی وصیت فارم کے ساتھ ہی ارسال فرمائی جائے ورنہ وصیت پر کوئی کارروائی نہ ہوگی۔ اور داخل دفتر کر دیجایا کریگی۔ اور جو وصایا اس وقت دفتر میں پڑی ہیں۔ اور انکی طرف سے چندہ شرط اول اور اعلان کی رقوم نہیں ملیں۔ وہ بھی داخل دفتر کر دی گئی ہیں۔ اب جس نے وصیت کرنی ہو۔ وہ نیا فارم پر کر کے چندہ شرط اول اور اعلان وصیت کی رقم ساتھ ارسال کرے۔ تب اس پر کارروائی ہوگی۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

واقعاتِ عالم پر نظر

(۱) احرار پسرانِ چار یار (۲) روس اور جرمنی (۳) لیگ کی موت اور زندگی

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

کچھ مدت ہوئی ایک واقف حال نے لکھا تھا۔ کہ جہاں دیکھو احراری جوکڑی موچی دروازہ کے سے آزاد افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ مساجد سے ان کو سروکار نہیں دین سے ان کو دور کا بھی لگاؤ نہیں۔ کوئی آبائی جائداد نہیں۔ کوئی سلسلہ روزگار مستقل نہیں۔ سرمایہ شرارت اور گزارہ جیب کترنے پر ہے۔ اس خیال کا اعادہ نئے محرمانِ راز نے حال ہی میں کر دیا ہے قادیان کے لوگوں کا بھی مشاہدہ ہے۔ کہ یہاں کی احراری پارٹی بھی چند نیلاری حلیم فروش بیوپاری۔ جرائم پیشہ بدکاری اور نمبر دس نیم سرکاری پر مشتمل رہی ہے۔ اور احراری چار یاری کا مفہوم پنجاب میں متعہ نواز وکیل۔ طبلہ باز امیر۔ پدر آزاد لوکا کامریڈ پولیس خان جیسے خاص شہرت کے لوگوں کی جماعت ہے۔ لیکن لکھنؤ کے احراری اڈے نے چار یاری کے نئے معنی لئے ہیں۔ اور حال ہی میں مدح صحابہ کی شیعوں کے خلاف شورش کے سلسلہ میں جو ۲۲ احراری گرفتار ہوئے۔ انہوں نے اپنی ولدیت پسران چار یار لکھائی ہے کاش یہ لوگ اس پاک نسبت کا اپنے تئیں اہل ثابت کرتے۔ جب تک ان کے نامۂ اعمال کی سیاہی صفحہ قرطاس پر ہے۔ اس وقت تک حدیث قرطاس کے حاملین اور خلافت راشدہ کے مداحین کے نزدیک پسران چار یار کا مفہوم راوی و گومتی کے کناروں پر یکساں ہوگا۔

بآب کوثر سفید نتواں کرد
گلیم بخت کسانیکہ بافتند سیاہ

(۲)

روس اور جرمنی کے درمیان زار و قیصر کے زمانوں میں حلاوت تھی۔ ہر دو ممالک ایک حد تک گہرے رفیق تھے کمیونسٹ تحریک کے اساتذہ اور کلیسائی کے Rasputan رسپیوٹن کی فتوحات جرمن کلٹر Kultur اور اثرات کا نتیجہ تھیں۔ مگر حالات ایسے بدلے ہیں۔ کہ یہود دشمن۔ نازی جرمن اور یہود دوست کمیونسٹ روس میں خطرناک آتشین عداوت بھڑک چکی ہے۔ اور ہر لمحہ خطرہ ہے۔ کہ ہٹلر و سٹیلن کی افواج کے ٹڈی دل ایک دوسرے سے مصروف پیکار ہو جائیں۔ جرمنی ڈیڑھ کروڑ سپاہی میدانِ جنگ میں اتارنے کا مدعی ہے اور یہودیت و سودیت کو کچلنے پر سوگند کھا چکا ہے۔ روس کے ارباب حل و عقد جرمنی سے زیادہ فوج تیار کر لینے اور "دشمن کے گھر میں گھس کر اس کو مزا چکھانے" کی دھمکی دیتے رہتے ہیں۔ جرمن جہاز ہنڈنبرگ نے بحر ظلمات کو عبور کر کے جرمن فضائی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ روسی ہوابازوں نے فضائے آسمان سے طیاروں میں اڑ اور چھتریوں سے زمین پر ہلکی توپوں سمیت اتر صرف ۸ منٹ میں ۱۲ ہزار فوج کا حیرت انگیز اجتماع کر کے دنیا کو ششدر کر دیا ہے۔ روسی طیارے تعداد میں ۸ ہزار ہونے والے ہیں۔ اور ساڑھے چار ہزار میل کے نصف قطر پر دھاوا کرنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ جرمنی خفیہ زہریلی گیسوں میں بے مثل مہارت رکھتا ہے۔ یہ جنگ اب ٹلائے ٹلتی نظر نہیں آتی۔ گو ہر ملک صلح جوئی کا مدعی ہے لیکن بین السطور تحریر واضح ہے۔ اور طبل جنگ پر کسی وقت ضرب لگا ہی چاہتی ہے

(۳)

یورپ کی سیاست نے گذشتہ جنگ کے ہولناک نتائج دیکھ کر اور آئندہ اقوام عالم میں یگانگت و اتحاد پیدا کر کے "فیصلہ کے دن کو دور رکھنے کی جدوجہد" بین الاقوام جنیوا لیگ قائم کر کے شروع کی تھی۔ لیکن قوموں کی قسمتیں الٹنے والا تغیر انگیز عمل پہلے کی نسبت زیادہ سرعت سے جاری ہے۔ اٹلی کو لیگ نے "غاصب" قرار دیا۔ کاغذی اور تھوڑی سی عملی سزا تجویز کی۔ مگر فرانس اور انگلستان کی قدیم رقابت اور بحیرۂ روم میں بحری اثر قائم کرنے کی دوڑ اور جرمنی کے خوف نے اول الذکر کو اٹلی کا خفیہ دوست رکھا۔ اٹلی نے لیگ کی ذرا بھی پروا نہ کی۔ انسانیت کے تمام قواعد کو بالائے طاق رکھ دیا۔ اور زہریلی گیسوں کے زور سے سیاہ فام حبشی کو تباہ و برباد کر کے ایک افریقین ایمپائر قائم کرنے کے خواب کو پورا کر لیا۔

لیگ پر موت آ گئی۔ مگر اب پھر نبض چلنے کی خبر آئی ہے اور حبشہ کو بدستور لیگ کا ممبر رہنے دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اٹلی دھمکی سے روس خفگی سے۔ ترکی جھجکی سے جرمن پھبتی سے انگلینڈ بزدلی سے فرانس دو رخی سے اور کچھ حکومتیں خاموشی سے کام لے رہی ہیں۔ اگر مصری معاہدہ ترکی سمجھوتہ۔ یونان و بلقان کی دوستی روسی پشت پناہ ہے۔ اور گھر کو آراستہ کر لینے کی تیاری کے بعد انگلستان سنبھل چکا ہے اور اس کے ارباب سیاست فلسطین میں انصاف سے کام لے کر فلسطین کی افواج کو اٹلی کے مقابل رعب کے لئے استعمال کریں۔ تو لیگ زندہ۔ حبشہ سے انصاف اور دنیا میں عارضی امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور انگلستان

چندہ تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے احباب سے گزارش

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور چندہ تحریک جدید سال دوم کے اخلاص سے بھرے ہوئے وعدے پیش کرنے والے مخلصین کو یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ دوسرے سال کی آخری سہ ماہی میں سے بھی ایک مہینہ گزر گیا ہے۔ اور اب صرف دو ماہ اکتوبر اور نومبر باقی ہیں۔ ان دو مہینوں میں ہندوستان کی تمام جماعتوں کے وعدے سو فی صدی پورے ہو جانے ضروری ہیں۔ سوائے ان احباب کے جنہوں نے دسمبر یا جنوری میں ادا کرنے کی مہلت حاصل کی ہوئی ہے۔

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان احباب کو جن کے ذمہ گزشتہ مہینوں کی قسطیں باقی تھیں۔ یا جن کا وعدہ گذشتہ کسی ماہ میں ادا کرنے کا تھا۔ مگر وہ ادا نہیں کر سکے ان کے لئے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ وہ آخیر ستمبر تک اپنے وعدے پورے کر دیں۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اکثر احباب نے اپنے بقایا وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء تاہم بعض احباب ایسے ہیں۔ جن کے بقائے ادا نہیں ہوئے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اول تو اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں ادا کر دیں۔ ورنہ مجلس مشاورت سے جو ۲۲ اکتوبر کو منعقد ہوگی قبل ضرور ادا کر کے ثواب لیں۔

(۲) وہ احباب جن کا وعدہ ہے۔ کہ ماہ اکتوبر میں ادا کریں گے۔ ان کو یاد دلایا جاتا ہے کہ ان کے وعدہ کا وقت آ گیا ہے۔ وہ براہ مہربانی اپنا عہد پورا کریں۔

(۳) جن جماعتوں کے ذمہ ۳۳ فیصدی سے زائد بقایا ہے۔ اور جن کی فہرست ۱۸ ستمبر کے اخبار الفضل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نوٹ کے ساتھ شائع ہو چکی ہے ان میں سے بعض جماعتوں نے کچھ روپیہ ارسال کیا ہے۔ مگر اکثر جماعتوں نے کوئی رقم نہیں بھیجی۔ انہیں چاہیئے کہ ماہ اکتوبر میں اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کرنے کی کوشش کریں ایسے وعدوں کے پورا کرنے میں مجلس مشاورت کے ان نمائندوں کو جو اپریل کی مشاورت میں شامل ہوئے تھے۔ خصوصیت سے حصہ لینا چاہیئے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

احرار کی پولیٹیکل اور تبلیغی کانفرنسوں کا ڈھونگ

مجلس احرار کے سابق سکرٹری جناب سیفی کاشمیری کا حلفی بیان

احرار کے متعلق ذیل کا دلچسپ مضمون ایک شاندار پوسٹر کی شکل میں شائع ہوا ہے

جناب سیفی کاشمیری سابق اسیر تحریک قادیان وسابق سکرٹری مجلس احرار اسلام لاہور نے ذیل کا بیان برائے اشاعت عنایت فرمایا۔ ؎

زبان اظہار حق سے دشمنوں میں کوئی رکتی ہے
خدا کی حمد ہم نے کی بتوں کے روبرو برسوں

میں نے اپنے گذشتہ بیان میں مجلس احرار کی مرزائیت نواز پالیسی اور ایک مرزائی کی دفتر احرار میں موجودگی کا راز فاش کیا تھا اس پر طبعی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر مجلس احرار جو علانیہ طور پر قادیانیوں کے برخلاف علم جہاد بلند کئے ہوئے ہے، اور شب و روز احرار کیمپ سے قادیان کے خلاف آواز اٹھائی جاتی ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے سو میں آج اپنے اس بیان کے اس حصہ میں اس سوال کے جواب میں احرار کے تبلیغی پراپگنڈا کے ڈھول کا پول کھول کر قوم کے سامنے رکھوں گا۔

حلفی بیان

میں ان تمام مسلمانوں کی خدمت میں جن کے دل میں خدائے قہار و جبار اور اس کے پاک رسول سرورکائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کی محبت کا جذبہ موجزن ہے۔ اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر جو مجھ کو احرار کے سرکردہ لیڈروں کی معیت۔ احرار کے دفتر مرکزی میں ایک لمبے عرصہ کی رہائش اور لیڈران احرار کی پرائیویٹ مجالس کی کارروائی سننے کے بعد مجھ کو حاصل ہوا۔ خدائے وحدہٗ لاشریک کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے۔ قطعی اور یقینی طور پر کہتا ہوں مجلس احرار کی مرزائیت یا قادیانیت کے خلاف تمام تر جد و جہد اور قادیان کے خلاف ان کا سب پراپگنڈا محض مسلمانوں کو قادیانیوں کے خلاف مشتعل کرکے ان سے چندہ وصول کرنے اور کونسل کی ممبری کے لئے ان سے ووٹ حاصل کرنے کے لئے ہے

چندہ اور ووٹ

احرار کے لیڈر اس حقیقت کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے جذبۂ ایمانی کے باعث اسلام کے نام پر مر مٹنے کے لئے تیار ہے۔ پس مسلمانوں میں اپنی ساکھ بٹھانے اور ان سے چندہ وصول کرنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے۔ کہ تبلیغ اسلام کے نام پر قادیانیت کے خلاف علم جہاد بلند کرنے کا ڈھونگ رچا کر مسلمانوں میں مذہبی بنا پر تفرقہ و انشقاق پیدا کرکے کبھی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا سوال اٹھا کر۔ اور کبھی قادیان کے مسلمان کی مظلومیت کی داستان مسجع اور مقفیٰ عبارتوں میں بیان کرکے مسلمانوں کو مشتعل کیا جائے۔ اور اس طریق سے ایک طرف تو ان سے چندہ وصول کیا جائے۔ اور دوسری طرف ان سے وعدہ لیا جائے کہ وہ ہر آئندہ کونسل کے انتخاب میں ووٹ احرار کے نمائندہ ہی کو دیں گے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ احرار اپنی تبلیغ کانفرنسیں صرف ان ہی مقامات پر منعقد کرتے ہیں۔ جہاں سے احراری نمائندہ آئندہ انتخاب میں کھڑا ہو رہا ہو۔ لیکن جہاں سے ان کا نمائندہ کھڑا نہ ہو رہا ہو وہاں پر یہ تبلیغ کانفرنس منعقد نہیں کرتے۔ اور جس جگہ تبلیغ کانفرنس منعقد کرتے ہیں وہاں پر قادیانیوں کے خلاف لچھے دار اشتعال انگیز اور پُر جوش تقاریر کرکے مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کانفرنسوں کے لیکچراروں کی آخری تان یہاں آکر ٹوٹتی ہے کہ "اے مسلمانو! تم پر فرض ہے کہ کونسل میں اپنا نمائندہ اس کو بناؤ جو مسلمان ہو۔ پس ووٹ احرار کے نمائندہ کو دو"۔ غرضیکہ قادیانیوں کے خلاف تمام پروپیگنڈا اور یہ سب تبلیغ کانفرنسیں یقینی اور قطعی طور پر مسلمانوں سے چندہ اور ووٹ لینے کے لئے ایک ڈھونگ ہے۔ جو مجلس احرار نے رچایا ہے۔

افشائے راز

میرا یہ بیان محض ایک خیال یا نتیجہ نہیں جو واقعات سے اخذ کیا گیا ہو۔ بلکہ میں نے خود احرار کے بڑے لیڈروں کو اپنی پرائیویٹ مجالس میں بارہا یہ کہتے سنا کہ حصول مقصد کے لئے قادیانیوں کے خلاف پراپگنڈا ایک ایسا ہتھیار ہمارے ہاتھ میں ہے کہ جس سے ہم تمام مخالفتوں کو دور کرسکتے ہیں اور ہر قسم کی مالی یا انتخابی مشکل اس سے حل ہو سکتی ہے۔

مسجد شہید گنج اور احرار

چنانچہ مسجد شہید گنج کے گرائے جانے اور ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء کو بیسیوں پروانوں کے شمع اسلام پر قربان ہو جانے کے موقع پر مجلس احرار کی ملت اسلامیہ سے غداری کے باعث ایک عظیم الشان ہیجان اور بے پناہ جذبۂ نفرت احرار کے خلاف امت مسلمہ میں پیدا ہوگیا۔ اس کے باعث احراریوں کو انتہائی ذلت نصیب ہوئی۔ میں ان دنوں احرار کے دفتر کے اندر کام کرتا تھا۔ یہی لیڈران احرار جو امت مسلمہ کے واحد اجارہ دار اور مسلمانوں کے ہر دکھ درد میں غمخوار بننے کے مدعی اور ان سے ووٹ لینے کے امیدوار ہیں اپنے دفتر میں بیٹھ کر اپنی آنکھوں کے سامنے مسلمانوں کو سینہ تان کر گولیاں کھاتے دیکھ رہے تھے۔ اور مسلمانوں کے خون میں لتھڑے ہونے کا نظارہ بجائے ان کا دل نرم کرنے کے ان کے لئے رقص بسمل کا کام دے رہا تھا

ہوا ہے سیر گل آئینۂ بے مہریِ قاتل
کہ انداز بخوں غلطیدنِ بسمل پسند آیا

دفتر احرار میں کھانا سی آئی ڈی کے ایک افسر کے گھر سے

اس موقع پر احرار کے دفتر میں کھانا سی۔ آئی۔ ڈی کے ایک ذمہ دار افسر کے گھر سے آتا تھا۔ میرے لئے یہ ایک عجیب دردناک منظر تھا۔ کہ مسلمانوں کے ہمدرد لیڈر امیر شریعت کہلانے والے "احرار" یعنی مکمل آزادی کے مدعی۔ گورنمنٹ کے خلاف بزعم خود "باغیانہ تقاریر" کرنے والے۔ اپنی آنکھوں سے مسلمانوں کو خون میں لتھڑے ہوتے دیکھیں مگر ان کا دل نہ پسیجے۔ اور دوسری طرف کھانا گورنمنٹ کی سی آئی ڈی کے محکمہ کے ایک افسر کے گھر سے آئے۔ اور "احرار" اس دردناک نظارہ کو دیکھتے ہوئے وہ کھانا زہر مار کریں۔

سول نافرمانی کا ڈھونگ

غرضیکہ شہید گنج کی تحریک میں احرار کی غداری کے باعث جو جذبۂ نفرت و حقارت مسلمانوں میں احرار کے خلاف پیدا ہوگیا اس کو دور کرنے کے لئے احرار کے دفتر میں مختلف سکیمیں سوچی جانے لگیں۔ آخر کار سب نے اس امر پر اتفاق کیا۔ کہ اس وقت مسلمانوں کو دوبارہ قابو کرنے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ قادیان کے خلاف جہاد کو زیادہ زور کے ساتھ جاری کیا جائے۔ قادیان میں جمعہ کے نام پر تحریک سول نافرمانی جاری کی جائے۔ اس طریق سے مسلمانوں کی توجہ شہید گنج سے ہٹ کر قادیان کی طرف جا لگے گی۔ اور احرار کا الو سیدھا ہو جائے گا۔ چنانچہ "امیر شریعت احرار" کو اس قربانی کا بکرا بنایا گیا۔ وہ جیل میں گئے۔ لیکن چوہدری افضل حق اور مظہر علی اظہر باہر بیٹھے پلاؤ اڑاتے رہے۔ وہ قید نہیں ہوئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اگر وہ قید ہو جاتے۔ تو پھر کونسل میں کون جاتا۔ غرضیکہ اس طریق سے "تحریک قادیان" کو بطور ایک حربہ کے استعمال کیا گیا۔ لیکن مسلمانوں نے فوراً ہی احرار کی اس چال کو بھانپ لیا۔ اور جمعہ کی سول نافرمانی کے وہ نتائج مترتب نہ ہوئے۔ جو احرار حاصل کرنا چاہتے تھے۔

سیالکوٹ کانفرنس کے موقعہ پر احرار کیمپ میں احرار کے ایک ذمہ دار لیڈر نے کہا۔ کہ قادیانیوں کے خلاف پروپیگنڈا نہایت زور و شور سے جاری رکھو۔ یہ ایک عجیب ہتھیار ہمارے ہاتھ میں ہے۔

احرار نئی الجھن میں

اب سر فضل حسین مرحوم کی وفات سے ایک اور خطرناک الجھن احرار کے درپیش ہے اور وہ یہ کہ میاں صاحب مرحوم کی زندگی میں احرار نے ان کے خلاف انتخابی مہم میں یہ پراپگنڈا کیا۔ کہ وہ قادیانی ہیں۔ یا قادیانیت نواز ہیں۔ لہذا مسلمان ان کو ووٹ نہ دیں لیکن میاں صاحب مرحوم کی وفات کے بعد اب جب کہ قیادت کی باگ ڈور سر سکندر حیات کے ہاتھ

میں آگئی ہے۔ احرار کا وہ "قادیانیت نوازی" والا سب پروپیگنڈا فیل ہوگیا ہے۔ اور وہ اس الجھن میں ہیں۔ کہ اب کونسلوں میں جانے کے لئے کس رنگ میں پروپیگنڈا کیا جائے۔

بے نمازوں کی مجلس

مجلس احراریوں تو اسلام کی واحد تبلیغی جماعت ہونے کی دعویدار ہے۔ ناموس اسلام پر کٹ مرنے کی مدعی ہے۔ لیکن کیا یہ امر حد درجہ تحیر خیز نہیں۔ کہ اسلام کے یہ رأس المبلغین خود اسلام کے ارکان پر عامل نہیں۔ ان میں سے کوئی باقاعدہ نماز نہیں پڑھتا۔ اور تو اور جناب "امیر شریعت احرار" بھی جب مسلمانوں کے مجمع میں وقت نماز آجائے تو بعد افلاس نماز پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن جب اپنے حلقہ احباب میں ہوں۔ تو نماز کو خوش گپیوں کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ غرضیکہ مجلس احرار کو بجا طور پر بے نمازوں کی مجلس کہا جاسکتا ہے کیا نماز کے متعلق اس قدر بے پرواہی کرنے والے اسلام کے مبلغ کہلا سکتے ہیں۔ اور ان حالات میں ان کا تبلیغی کانفرنسیں منعقد کرنا کیا معنے رکھتا ہے۔ کیا خدا تعالےٰ کا یہ ارشاد ان پر اطلاق نہیں پاتا۔ کہ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم کہ کیا تم دوسروں کو تو نیکی کا حکم دیتے اور بھلائی کی تبلیغ کرتے ہو۔ مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔ کیا ان بے نمازوں کی مجلس کے نزدیک اقیموا الصلوٰۃ والی آیت قرآن جس کی رو سے مسلمانوں پر فریضہ نماز رکھا گیا منسوخ ہے۔ کیا ان ناموس رسول پر کٹ مرنے کے دعوے داروں کو رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر یاد نہیں۔ جس کی رو سے نماز کا عمداً تارک کافر ہو جاتا ہے۔ پھر یہ لوگ کس مونہہ سے قادیانیوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ جب اپنے عمل کے اعتبار سے شریعت اسلامی کے مطابق خود فتوےٰ تکفیر کے نیچے ہیں ؂

میں نے مندرجہ بالا بیان میں لیڈران احرار کے عملی پہلو کا ایک ہی حصہ بیان کیا ہے۔ جو سمندر میں سے قطرہ بھی نہیں ہے ورنہ ان کے پوست کندہ حالات کا رجسٹر تو اس قدر گندا ہے۔ کہ اس کے ذکر سے میں اپنے بیان کو متعفن نہیں کرنا چاہتا۔ اور فی الحال اس کی بو قلمونیاں تشنۂ کام تکمیل ہی رہیں گی۔

خلاصۂ بیان

مختصر یہ کہ احرار کا مذہبی اور تبلیغی پروپیگنڈا سرتاسر ایک سیاسی چال ہے۔ درحقیقت قادیانیوں یا قادیانیت کے خلاف احرار کو کوئی جذبۂ نفرت نہیں۔ اور نہ اسلام اور مسلمانوں سے ان کو محبت ہے۔ ان لوگوں کو تو اپنے پیٹ سے محبت ہے۔ اور کونسلوں میں جانیکا سودا ان کے سر پر سوار ہے۔ ورنہ جیسا کہ میرے پہلے بیان سے الم نشرح ہوچکا ہے کہ خود دفتر احرار میں ایک مرزائی موجود ہے جس کا وجود دفتر احرار کا جزو لاینفک تسلیم کیا گیا ہے ؂

مجلس احرار سے استعفا

خود میں بھی احرار کے تبلیغی پروپیگنڈا کے فریب میں ایک مدت تک رہا۔ میں نے احرار کے اشارہ پر قادیان کے خلاف ادائگی جمعہ کے متعلق سول نافرمانی میں حصہ لیا۔ میں اس میں احرار کا تیسرا ڈکٹیٹر تھا۔ چار ماہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ میں آج سے بیس روز قبل مجلس احرار لاہور کا سکرٹری تھا۔

جماعت احرار سے بیزاری اور استعفا

میں نے مجلس احرار کی ان خلاف اسلام حرکات کی وجہ سے آخر کار سکرٹری شپ سے استعفا دیا۔ اور ان کی مزورانہ چالیں اور منافقانہ سرگرمیوں سے اظہار برأت کرتا ہوا ان سے الگ ہوگیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب میں اپنے بیان کے حصہ کو ختم کرتا ہوا دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ مسلمانان ہند کو عموماً اور مسلمانان پنجاب کو خصوصاً احرار کی چالوں سے بچنے کی توفیق دے۔ (آمین) تاکہ وہ ان کی قادیانیوں کے خلاف علم جہاد بلند کرنے اور جگہ بجگہ تبلیغی کانفرنسیں منعقد کرنے کے بہانے سے اپنی پیٹ کی پوجا اور کونسل کے ووٹوں کی تحصیل کے دام میں نہ پھنسیں ؂

تحریک قادیان کے چلانے کا حق کس کو ہے

اگر تحریک قادیان کے چلانے کا کسی شخص کو حق حاصل ہے۔ تو وہ فخر ملت حضرت مولانا ظفر علی خان صاحب کی ذات والا صفات ہے۔ جنہوں نے چھتیس سال سے قادیانیت کے خلاف علم جہاد بلند کر رکھا ہے۔ اور ہمہ اقسام کے مصائب و نوائب جھیل کر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ان کی قادیانیوں کے خلاف سرگرمیاں سراسر مخلصانہ ہیں۔ مگر احرار کی خود غرضی کا راز طشت از بام ہو چکا ہے۔ اور ان کی کافی سے زیادہ پردہ دری ہو چکی ہے۔ ممکن نہیں کہ مسلمان اب ان کے ہتھکنڈے میں آئیں خدا انہیں احراری فتنہ سے بچائے رکھے آمین۔ والسلام خادم ملت سیفی کاشمیری لاہور مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۳۶ء

المشتہر۔ نسیم ہندی سکرٹری انٹی احرار لیگ لاہور ؂

مساجد کے آداب

مسجدیں جو اسلامی عبادت خانے ہیں۔ ان کے لئے شریعت اسلامی نے بعض آداب مقرر کئے ہیں۔ لیکن اکثر لوگ ان آداب سے ناواقف ہونے کی وجہ سے مساجد کا (جو) احترام ملحوظ نہیں رکھتے۔ اس ضرورت کو محسوس کرکے نظارت ہذا نے مساجد کے آداب بڑے سائز کے کاغذ پر خوبصورت شکل میں طبع کرائے ہیں۔ تاکہ احباب انہیں اپنی مساجد میں آویزاں کرکے یاد رکھ سکیں۔ ایک نسخہ کی قیمت ایک پیسہ رکھی گئی ہے۔ جو اصل لاگت کے برابر ہے۔ دوست چار پیسے کے ٹکٹ بھیج کر ایک ایک نسخہ منگوالیں۔ ایک پیسہ قیمت کے حساب میں اور تین پیسے پوسٹیج کے۔ زیادہ تعداد میں منگوانے والوں کو فائدہ رہے گا۔ چند نسخے گتوں پر بھی چسپاں کرائے گئے ہیں۔ ایسے نسخوں کی قیمت ایک آنہ فی نسخہ ہے۔ مگر یہ نسخے آسانی کے ساتھ ڈاک میں نہیں بھجوائے جاسکتے۔ البتہ قادیان آنے جانے والوں کے ذریعہ دوست منگوا سکتے ہیں۔ کوئی مسجد احمدیہ ایسی نہیں ہونی چاہیئے۔ جس میں یہ آداب آویزاں نہ ہوں ؂ ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

وہ کام جو پیچھے نہیں ڈالے جاسکتے

احباب اور عہدہ داران جماعت اپنی ذمہ واری کو سمجھیں

سلسلہ کی خاص ضروریات توسیع مہمان خانہ مسجد مبارک واقصےٰ اور جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق تحریک جماعتوں اور احباب کی خدمت میں بھجوائی جاچکی ہے۔ اور الفضل میں یاد دہانی بھی متواتر ہو رہی ہے۔ اس تحریک کا چندہ یکمشت یا زیادہ سے زیادہ تین اقساط کے ذریعہ ادا ہو جانا ضروری ہے ؂

توسیع مہمان خانہ کا کام بہت عرصہ سے شروع ہوچکا ہے۔ مسجد مبارک کی توسیع کے لئے ملحقہ دوکانیں خریدی جاچکی ہیں۔ مسجد اقصےٰ کی مزید توسیع کا معاملہ خاص اہمیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ ہر جمعہ کو اس کی مزید توسیع کی ضرورت کا اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ باوجود حال کی توسیع کے مسجد میں تمام نمازیوں کے لئے گنجائش نہیں ہوتی۔ سینکڑوں آدمی قریب کی چھتوں اور بازار گلی کوچوں میں نماز پڑھنے پر مجبور ہوتے ہیں ؂

اسی طرح جلسہ سالانہ کا کام بھی شروع ہوچکا ہے۔ اس کام کی اہمیت بھی کسی احمدی سے مخفی نہیں ہے۔ انتظامات جلسہ اور بروقت اشیاء خورونوش کے خریدنے کے لئے روپیہ جلد مہیا ہونا نہایت ضروری ہے۔ الغرض ان سب ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے روپیہ کا سختی سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ جس کے لئے ہر احمدی ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔ اس لئے احباب اور عہدہ داران جماعت مقامی سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی وہ اپنا اور اپنی جماعت کا چندہ مطابق شرح یعنے ہر ایک شخص کی ایک ماہ کی آمد کا ۳۳ فی صدی شرح سے چندہ جلد فراہم کرکے بھجوائیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ ان کاموں کے سرانجام دینے میں روک واقع پیدا ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے تشویش کا موجب ہو۔ (ناظر بیت المال قادیان)